

وہی کام انجام دیتے ہیں، جو کٹار اور خنجر سے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی
الوار یا محبت باری تعالیٰ کے معاملات پوری طرح واضح کرنے کے لیے بادہ و ساغر
سے کام لیا جاتا ہے، کیونکہ ان الوار کی کیفیت معنوی اعتبار سے شراب سے ملتی جلتی ہے
مرزا نے دوسری جگہ یہی حقیقت ایک اور انداز میں پیش کی ہے :

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی

چمن زنگار ہے آئینہ باد بہاری کا

۸۔ لغات - التفات : توجہ۔ لطف و کرم

تشریح : یہ شعر دراصل ایک قصے کا آخری حصہ ہے، جو مرزا کے اسلوب
بیان سے بے تکلف سامنے آ جاتا ہے۔ مرزا اور محبوب کے درمیان گفتگو جاری ہے
مرزا اپنا حال بیان کرتے ہیں، محبوب کہتا ہے : ”کیا کہتے ہو، ہماری سمجھ میں کچھ نہیں
آتا۔“ پھر محبوب کوئی بات کہتا ہے تو مرزا کی سمجھ میں نہیں آتی۔ دوبارہ پوچھتا ہے
ہے تو محبوب جواب دیتا ہے ! ”بہرے ہو کہ بار بار پوچھتے ہو؟ یہ سن کر مرزا کہتے ہیں
کہ اگر میں بہرا ہوں تو چاہیے، آپ کی توجہ اور لطف و لواندش مجھ پر دو چند ہو جائے۔
کیونکہ جب تک بات بار بار نہ کہی جائے، میں بہرا ہونے کے باعث اسے سمجھ نہیں سکتا۔“

۹۔ تشریح : حضور سے مراد ابو ظفر بہادر شاہ ہیں۔ کہتے ہیں، اے غالب ! تو
بادشاہ سلامت کے حضور بار بار کیوں گزارشیں پیش کر رہا ہے؟ کیوں کہ رہا ہے کہ مجھ
پر خاص توجہ فرمائیے، میرے پاس فلاں چیز نہیں ہے، فلاں شے کی ضرورت ہے،
فلاں تکلیف ہے، فلاں پریشانی ہے، تیرا تو پورا حال کہے بغیر ہی حضور پر واضح ہے۔
یہ شعر بیان کی مذرت کا ایک دلکش مرقع ہے۔ زبان سے کچھ نہیں کہا، لیکن
وہ سب کچھ کہ دیا جو کہا جاسکتا تھا۔ یہ اجمال بہر اس تفصیل پر حاوی ہے، جس کی
سمائی ایک ضخیم دفتر میں بھی نہ ہو سکے۔